بچوں کے شاعر تلوک چند محرومؔ

ڈاکٹر شفیق اعظمی

پٹھان ٹولہ، سرائے میر، اعظم گڑھ۔276305 (یوپی)

تلوک چند محرومؔ یکم جولائی ۱۸۷۷ء میں موضع ''گاجراں''، تحصیل عیسیٰ خاں، ضلع بنوں خاں میں پیدا ہوئے تھے، یہ مقام اب پاکستان میں ہے، محرومؔ جہاں پیدا ہوئے تھے وہاں شعروادب کا کوئی ماحول نہیں تھا اور نہ تو گھر خاندان میں کوئی شاعر وادیب تھا، اردو آپ کی مادری زبان بھی نہیں تھی، وہاں کے لوگوں کی مادری زبان ملتانی تھی، البتہ اُن کے ضلعے کی کاروباری زبان اور ادبی زبان اُردو تھی، خط و کتابت بھی اردو میں ہوتی تھی۔ آپ جہاں رہتے تھے وہاں اسکول بھی نہیں تھا، آپ کے چچا گاؤں سے دور عیسیٰ خلیل میں گماشتہ تھے۔

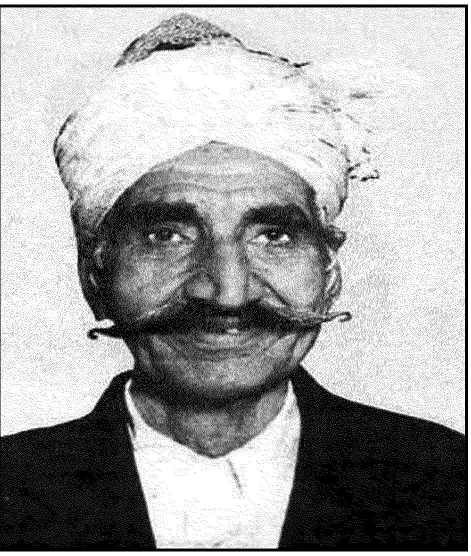

انھوں نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا تھا، وہیں رہ کر آپ نے مڈل اور ہائی اسکول کے امتحانات پاس کیے تھے، ہائی اسکول کے بعد آپ نے سینٹرل کالج لاہور سے مدرسی کی ٹریننگ بھی حاصل کی تھی، اُردو کے ساتھ ساتھ آپ نے فارسی بھی پڑھی تھی۔ ٹریننگ کے بعد آپ کو اسسٹنٹ ٹیچر کی حیثیت سے گورنمنٹ اسکول میں ملازمت مل گئی تھی۔ بعد میں آپ نے پرائیویٹ طور پر انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے کے امتحانات بھی پاس کیے تھے، آپ بحیثیت مدرس مختلف اسکولوں میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آخر میں ہیڈ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی ایک کالج میں پڑھاتے رہے، ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے وقت آپ کسی طرح لاہور، امرتسر اور جالندھر ہوتے ہوئے دہلی آ گئے تھے۔ یہاں انھیں روزنامہ ''تیج'' میں ملازمت مل گئی تھی، پھر پنجاب یونیورسٹی کیمپ کالج (نئی دہلی) میں لکچرر ہو گئے تھے، لیکن علالت کی وجہ سے جلد ہی اس ملازمت سے انھیں دست بردار ہو جانا پڑا تھا۔ دراصل آخر عمر میں کئی بیماریوں نے انھیں آ گھیرا تھا جو وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی گئیں اور بالآخر ۶ رجنوری ۱۹۶۶ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

محروم ایک فطری شاعر تھے، وہ اپنی طالب علمی ہی کے زمانے میں شعر موزوں کرنے لگے تھے۔ ان کا شعر گوئی کا ذوق وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی گیا اور بہت جلد ہی وہ اپنے وقت کے معیاری رسالوں میں چھپنے بھی لگے تھے، انھوں نے غزلیں بھی کہی ہیں اور نظمیں بھی، قطعات بھی لکھے ہیں اور مثنوی بھی۔ رباعیات بھی تخلیق کی ہیں۔ ساتھ ہی بچوں کے لیے بھی بہت ساری نظمیں تحریر کی ہیں، جو بچوں کے لیے نہایت ہی دلچسپ مفید اور معلوماتی ہیں۔ انھوں نے ایک مدرس کی حیثیت سے اپنی عمر کا بیشتر حصّہ گزارا تھا، اس لیے ان کو بچوں کی نفسیات کو سمجھنے کا بہت اچھا موقع دستیاب ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے بچوں کے لیے جو بھی نظمیں لکھی ہیں وہ سب کی سب ان کے لیے دلچسپ، معلوماتی اور سبق آموز ہیں اور مفید بھی۔ وہ نظموں کے ذریعے بچوں کو قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں، جنھیں پڑھ کر بچے اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ جیسے اپنی ایک نظم ''کتاب'' میں کتاب کی اہمیت کو بتاتے ہوئے کہتے ہیں:

بہتر کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے
اچھا کوئی شفیق نہیں ہے کتاب سے
دنیا کے دوستوں کی محبت سدا نہیں
اس سے مگر جدائی کا کھٹکا ذرا نہیں
معلوم اس کتاب سے ہر اک کا حال ہے
اس کی کرے برابری کس کی مجال ہے

اور علم کی اہمیت بتاتے ہوئے ایک دوسری نظم میں فرماتے ہیں:

بے علم کی ذرا بھی ضرورت یہاں نہیں
کچھ بھی نہیں جو علم کی دولت یہاں نہیں

اسی طرح محنت اور جدوجہد کے کیا فائدے ہیں انسان کی زندگی میں اور اُس کی کیا اہمیت ہے بتاتے ہوئے اپنی نظم ''محنت'' میں فرماتے ہیں:

محنت نہ گر برس دن کرتا کساں بچارا
پیدا نہ ہوتا غلّہ، ہوتا نہ گھاس چارا
محتاج روٹیوں کا پھرتا جہاں سارا
ہر شخص کو جہاں میں محنت کا ہے سہارا
محنت کرو عزیزو محنت سے کام ہوگا

ایک دوسری نظم ''پہلے کام بعد میں آرام کرو'' میں انھوں نے کہا ہے:

کامیابی کی تمنا ہے اگر کام کرو
مرد کہلاؤ زمانے میں بڑا کام کرو
کام کے وقت جو آرام کیا کرتے ہیں
آخر کار وہ ناکام رہا کرتے ہیں
پہلے تو کام کرو بعد میں آرام کرو

آپ نے اپنی نظموں میں سویرے اُٹھنے، صاف ستھرے رہنے کے فوائد بھی بتائے ہیں:

اُٹھتا ہے سویرے جو لڑکا
ہے سارا دن وہ خوش رہتا
جب وہ سیر کو جاتا ہے

خوش ہوکر واپس آتا ہے
کرتا ہے باغ کی سیر کبھی
ہوتی ہے اس سے دل کو خوشی

ان کی ایک نظم ہے ''ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے''
اس کا صرف ایک بند پیش کر رہا ہوں دیکھتے چلیں:

جس بات پہ ہم منہ کھولیں گے
سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے
سچے رستے پہ ہولیں گے
کیوں جھوٹے موتی رولیں گے
ہم جھوٹ نہ ہرگز بولیں گے

اس لیے کہ سچائی ایک ایسا جوہر ہے جس سے زندگی نکھرتی ہے۔فرماتے ہیں:

سورج کی چمک تاروں کی جھلک
باغوں کی مہک بلبل کی چہک
کندن کی ڈلک موتی کی دمک
موجود ہے اک سچائی میں

انھوں نے ضرورت سے زیادہ بولنے والوں کی بھی تنبیہ کی ہے۔ان کی ایک نظم کا ایک شعر یوں ہے:

عزیزو بہت بولنا عیب ہے
زباں بے محل کھولنا عیب ہے

ان کے یہاں وطنی نظمیں بھی ملتی ہیں، جن میں انھوں نے اپنے پیارے وطن کی عظمت کے گن گانے کے ساتھ ساتھ، اس سے محبت کے جذبات کو بھی اُبھارنے کی کوشش کی ہے۔ جیسے وہ اپنی ایک نظم ''ہمارا دیس''میں فرماتے ہیں:

سب سے اچھا دیس ہمارا دنیا بھر سے نیارا ہے
پیارا دیس ہمارا بھی ہم کو دل سے پیارا ہے
اپنے دل کا سہارا ہے
بھارت دیس ہمارا ہے

ان کے علاوہ تلوک چند محرومؔ نے بچوں کے لیے اور بھی بہت ساری نظمیں تحریر کی ہیں،طوالت کے خوف سے ان سب کے اشعار کو یہاں پیش کرنے سے قاصر ہوں، لیکن ان کے عنوانات سے بھی ان کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ جیسے ''تندرستی ہزار نعمت ہے'' ''جیسی کرنی ویسی بھرنی'' ''بدعنوانی سے پرہیز کرو'' ''ورزش'' ''سالِ نو مبارک''، ''وقت کی پابندی''، ''پھول'' اور ''برسات'' وغیرہ وغیرہ۔ انھوں نے بہت ساری انگریزی نظموں کے ترجمے بھی اُردو میں کیے ہیں، جیسے ''نیک بنو''، ''اندھا لڑکا'' اور ''نرم گفتاری'' وغیرہ

غرض کہ آپ نے بچوں کے لیے جو نظمیں لکھی ہیں یا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ ماہنامہ ''اُمنگ'' کے پڑھنے والے سارے بچے تلوک چند محرومؔ کے مذکورہ بالا اطفالی نظموں کے اشعار کو ذوق وشوق کے ساتھ پڑھیں گے اور محظوظ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ بہت ساری معلومات بھی حاصل کریں گے اور استفادہ بھی۔

○○